رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

۴۵۲

إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

چھپا دست ہمت میں زورِ قضاء ہے۔
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے:۔

البشریٰ لاحبابنا

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد قادیانی:۔

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء:۔ | نمبر ۳۰

فہرست مضامین

میرے پیارے حسن - صـ۱
میری بھاری اور والد بزرگوار - صـ۳
نظم حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے - صـ۴
عجائبات مالابار - صـ۶
خدا کا بیٹا ہونیکو کیا معنی ہیں صـ۷
حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام - - صـ۸

میرے پیارے حسن:۔

سیلونی مقدمہ

کولمبو (سیلون) ۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

الحمد للہ۔ خدا کے فضل سے ہمارا مصیبت کا وقت گذر گیا۔ ہم نے احمدیت کیلئے ایک فتح عظیم پائی۔ میرے دونو بھائی۔ اور محمد شریف اس مقدمہ سے جو ان پر تعصب مذہبی کیوجہ سے دائر کیا گیا تھا۔ بالکل بری کئے گئے ہمارے دشمن جنہیں یہ امید تھی۔ کہ جج کم از کم پانچ سال قید کی سزا تو انہیں ضرور دیگا۔ اور جو نہایت جوش و خروش سے عدالت میں اکٹھے ہوئے تھے۔ نتیجہ مقدمہ کے سنائے جانے پر نہایت ذلت اور ندامت سے واپس ہوئے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کے الہام اِنِّی مُهِينٌ مَنْ اَرَادَ اهَانَتَكَ کی صداقت پر مہر تصدیق لگائی۔ جیسا کہ آپ کو خوب معلوم ہے۔ ہر رنگ میں ہمیں آزمایا جا رہا ہے۔ اور مصیبت پر مصیبت ہمیں پیش آتی ہے۔ جب سے کہ احمدیت اس چھوٹے سے جزیرہ میں قایم ہوئی ہے ہمیں دکھ پر دکھ دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم اللہ کے فضل سے اسبات کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے اگرچہ اس سے کئی گنا زیادہ مشکلات ہم پر وارد ہوں۔ اور ہم خدا کے فضل سے ہر وقت ان کے تحمل کے لئے تیار ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر روز تازہ بتازہ نشان صداقت احمد علیہ السلام کے ہم دیکھتے ہیں۔

قبل اسکے کہ میں آپ کو جلسہ کی روئیداد سے مختصراً اطلاع دوں۔ اِس بات کا لکھنا آپکے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اب ہماری اس فتح عظیم کی وجہ سے دشمنوں نے بھی اپنا رویہ تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اکثر۔ ان کی باتیں اب اس معجزانہ فتح کے متعلق ہی ہوتی ہیں۔ جو ہمکو خدا کے فضل سے ان پر حاصل ہوئی بعض متعصب اور عقل و دین سے کورے مُلّاؤں کی اشتعال انگیز باتوں سے فریب میں آکر بعض نادان اور جاہلوں نے اسوقت جبکہ اس آزمائش الٰہی سے ہم گذر رہے تھے۔ انہوں نے سر توڑ زور لگایا کہ احمدیت کو لنکا کے جزیرہ سے اکھاڑ دیں۔ اور اس مٹھی بھر جماعت کی ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دیں۔ چنانچہ اسی غرض سے انہوں نے مسٹر ایم۔ بی۔ اے قا ایڈووکیٹ اور مسٹر سام کدرگا وکیل کی خدمات

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر چھپا۔ اور تراب منزل سے شایع ہوا)

حاصل کیں۔ اور طرح طرح کی تجویزیں ہمارے خلاف سوچیں۔ لیکن اللہ کی حمد ہو جسنے اپنی پاکیزہ اور عمدہ تدبیر سے ہمیں بچا لیا۔ اور وہی اچھی تدبیر کرنیوالا ہے۔

اب میں آپ کو نہایت مختصر طور پر یہ بتاتا ہوں۔ کہ مقدمہ عدالت اعلیٰ میں جسٹس فلکس آرڈاٹس کے پاس کس طرح سے سنا گیا۔

پہلا دن بروز جمعرات بتاریخ ۲۹ جولائی بوقت ۲ بجے بعد دوپہر تینوں اشخاص جن پر کہ الزام لگایا گیا تھا۔ عدالت میں لائے گئے۔ مسٹر سٹینے ایسیکر سی۔ سی مع اپنے معاونین مسٹر ایم۔ بی۔ اے و مسٹر سام کدرگا کو بطور مدعی پیش ہوئے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر سی بروک ایلیٹ اور ایچ ای گارون پیش ہوئے۔ پہلے صاحب ایک انگریز ہیں۔ عدالت دلچسپی لینے والے سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ مسٹر سٹینے ایسیکر نے ۲۰ منٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد کاروائی شروع کی۔ تب پہلا گواہ مسٹر موصوف کے پیش ہوا۔ اور بعد مسٹر بروک ایلیٹ کے پیش ایک گھنٹہ کے بعد یہ کاروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

دوسرا دن ۱۱ بجے دن مسٹر بروک ایلیٹ نے اپنے پہلے دن کی کاروائی شروع کی اور ان سب گواہوں سے جو یکے بعد دیگرے آگے پیش ہوئے۔ نہایت قابلیت اور مدبرانہ طور پر سوالات کئے حتیٰ کہ جج صاحب پر ثابت کر دیا کہ انکی گواہی محض افترا اور بناوٹی ہے۔ چونکہ جج صاحب پر روشن ہو گیا تھا۔ کہ یہ ایک فرضی اور بناوٹی بات ہے اسلئے فاضل جج نے انکے گواہ پیش ہونیکی ضرورت ہی نہ سمجھی۔

مسٹر ایلیٹ تب کھڑے ہوئے اور اس کے سامنے تقریر کی جو اس غرض کے لئے تیار کی گئی تھی کہ اس بات پر کامل غور کر کے فیصلہ کریں۔ اور جس کے ممبر ہیں۔ یورپین۔ دو سنگاپیر اور دو تامل جاننے والے تھے۔

آپکی تقریر ایک گھنٹہ سے کچھ زائد منٹ میں ختم ہوئی۔ اور یہ ایک نہایت زبردست تقریر تھی۔ اور سب لوگوں نے نہایت غور سے اور توجہ سے اسکو سنا۔ بعد اسکے انہوں نے میرے والد کو جج کے پیش کیا اور مسٹر سپی دین سے پوچھا کہ کیا یہ صاحب مسٹر لائی پہلے دو مجرموں کے والد نہیں ہیں اس نے مثبت میں جواب دیا۔ بعد ازاں انہوں نے سپی دین سے پوچھا کہ کیا یہ بزرگ آدمی (میرے والد کی طرف اشارہ کر کے) جسٹس والٹر پیرپا کے پاس ہیڈ کلرک نہیں رہے ہیں۔ اور پھر کیا آپ مسٹر آرتھر ریلوے کے پاس ہیڈ کلرک نہیں رہے ہیں۔ اس نے اس بات کو تسلیم کیا۔ اس موقعہ پر فاضل جج صاحب نے اسکو ڈانٹا کہ کیا پھر ایسے سوشل پوزیشن والے انسان کی قدر کرنا تمکو نہیں آتی۔ مسٹر بروک ایلیٹ نے یہ بھی بتایا کہ دوسرا ملزم انجمن احمدیہ سیلون کا سکرٹری اور اخبار میسج کا ایڈیٹر ہے۔ اور اسلام کی ترقی یافتہ جماعت کا ایک اشاعت کنندگان میں سے ہے۔ اور فاضل مقرر نے ہماری اس تمام مصیبت کی وجہ اور لوگوں کی دشمنی کا ذکر بھی کیا۔ تب جج نے کے پاس فیصلہ کرنے کے لئے کاغذات سپرد کئے۔ اور فاضل ممبر ۴۰ منٹ کے بعد اپنی جگہ پر اس متفقہ فیصلے کے ساتھ واپس آئے۔

تینوں ملزم اس قتل کے مجرم نہیں۔ ہاں پہلے اور دوسرے نے سپی دین کو ایک فوری جوش کے ماتحت معمولی سی ضرب لگائی ہے"۔ تب مسٹر بروک ایلیٹ نے جج کو کہا۔ کہ ملزمین کو بے فائدہ طور پر تین ماہ سے قید کر رکھا ہے۔ اور پیش کیا کہ انس معمولی ضرب کی سزا میں جو سپی دین کو انہوں نے پہنچائی۔ ان کو تھوڑا سا جرمانہ کر دینا چاہیئے تب جج نے تیسرے ملزم کو رہا کر دیا اور پہلے دو کو اس معمولی ضرب کے سزا کے طور پر ۲۵ روپے فی کس کو جرمانہ کیا جو فوراً ادا کر دیا گیا اور اسی وقت تین ماہ کی تکالیف کے بعد جو انہیں اسلام کی خاطر اٹھانی پڑیں رہا کر دیئے گئے۔ رشتہ داروں دوستوں اور خیر خواہوں کی ایک کثیر جماعت نے انہیں رہائی پر مبارکباد دی۔ بعد ازاں وہ جماعت کے ساتھ انجمن کے دفتر میں گئے۔ جہاں انہوں نے خدائے پاک کی حمد کی اور شکرانہ کے طور پر نوافل ادا کئے۔ سات دن متواتر تک لوگ ہمارے پاس آتے رہے۔ اور مبارکباد کی کئی چٹھیاں اور تاریں وصول ہوئیں۔ مختصراً یہ کہ انجام بفضلہ اچھا ہوا۔

میرے پیارے حسن۔ اگرچہ مجھے سرکاری ڈیوٹی سے فرصت نہیں لیکن میں نے یہ مختصر کیفیت اپنے اس وعدہ کی بنا پر آپ کو بھیجی ہے۔ جو کہ ابھی دو دن ہوئے کہ میں نے آپ سے کیا تھا۔ آپ کی اور دوسرے سیلونی بھائیوں کی دلچسپی کیلئے جو مسیح موعود کے پایۂ تخت میں رہتے ہیں۔ اور میں آپ کا نہایت مشکور ہوں۔ کہ آپ نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور اس تعلق میں میں مرکز کی جماعت اور ممبروں کا نہایت ادب سے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس مصیبت کیوقت میں ہماری ہر طرح سے امداد کی۔

والسلام۔

خاکسار۔ ٹی۔ اے۔ لائی

میری بیماری اور والد بزرگوار

والدین کا وجود اولاد کیلئے ایک نہایت ہی عزیز چیز ہے اور والدین کا کلام اونکے لئے مسیحائی رنگ رکھتا ہے گذشتہ ایام میں میں سخت بیمار تھا۔ بیماری طول کھینچ گئی۔ ابھی تک کمزوری چلی جاتی ہے۔ میں اس بیماری میں گھبرا گیا۔ والد صاحب کو لکھا۔ کہ آپ اپنے ہاتھ سے مجھے کچھ لکھیں۔ جس سے قلب مضطرب تسلی پائے مجھے انہوں نے جو کچھ لکھا اگرچہ وہ ایک پرائیویٹ خط و کتابت ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت سے میرے جیسے کمزور مریض اس سے فائدہ اٹھائینگے اسلئے میں انکو درج اخبار کرتا ہوں۔ ممکن ہے کوئی فائدہ حاصل کرے۔

عزیز مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا کا فضل اور اس پر ایمان تسلی کا موجب ہوتا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں الا بذکر اللہ تطمئن القلوب خدا ہی میں تسلی اور اطمینان ملتا ہے۔ میرے خطوط پدری محبت کے جذبات کی تصویر ہو سکتے ہیں اور ممکن ہے۔ نشہ آور چیز کی طرح تھوڑی دیر کے لئے آپ کے مضطرب قلب کو سہارا دیں۔ لیکن فانی عرفانی کی تحریر میں کیا سکینت ملیگی۔ اسپر تو ایکوقت آئیگا کہ وہ دنیا میں نہ ہوگا۔ اور تم اسوقت بھی تسلی یافتہ دل چاہو گے۔ اور خدا ہی کے رحم سے ہوگا قلب مطمئن اور نفس مطمئنہ مولیٰ سے مانگو۔

بیماریاں آتی ہیں۔ ابتلاء آتے ہیں۔ مومن کیلئے موجب اصطفاء ہوتے ہیں۔ زندگی یا موت کا فکر ہی چھوڑ دو۔ فکر کرنے کی ایک ہی بات ہے۔ کہ پیارا مولیٰ راضی ہو جائے۔ اس خط کے ساتھ تمہاری صحت کا تار بھی ملا کہ بخار نہیں الحمد للہ علیٰ ذالک اس ہفتہ خدا تعالیٰ نے مجھکو بڑی بڑی توفیقیں دی ہیں۔ دل کھولکر مولیٰ سے کہا جو کہنا تھا۔ گھبراؤ مت کہ گھبرانا مومن کی شان نہیں۔ میں خود بیماری سے گھبراتا ہوں مگر موت سے نہیں۔ اسکی حقیقت کچھ شامت اعمال ہوتی ہے۔

اسکے بعد دوسرے خط میں لکھا کہ گھبرانیکی کوئی بات نہیں۔ اللہ پر ایمان رکھو۔ ساری تسلیوں کا سرچشمہ وہی ہے۔ مجھکو اپنی اس بیماری میں جو پیشاب کی کثرت اور درد گردہ کی ہوئی تھی۔ بعد دعا الہام ہوا۔ سارے سرور کا چشمہ جناب باری ہے۔ اسے میں نے زرد کاغذ خوشخط لکھوا کر رکھا تھا۔ اسے اپنے سامنے رکھو جب دل گھبرائے محمود کی آمین سے یہ اشعار پڑھو

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اسکا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
لرزاں ہے اہل قربت کروبیوں پہ ہیبت
ہے عام اسکی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اسکی صنعت اس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اسکی جود و منت
اس سے ہے دلکی بیعت دلیں ہے اسکی عظمت
بہتر ہے اسکی طاعت طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا!
اس بن نہیں گذارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دنیا بھی اک سراہے بچھڑیگا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کتاب رحماں سکھلائی راہ عرفاں
جو اسکے پڑھنے والے انپر خدا کی فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملی ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

قرآن مجید سنو اور اسکو آیات پڑھو یہ مجرب نسخہ ہے۔ گھبراہٹ دور کرنیکا۔

(عرفانی)

دعاء

شیخ محمد ابراہیم علے صاحب بغدادی فیلڈ میں ہیں۔ احباب ان کی خیریت کے لئے دعاء فرماویں۔

نظم حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جو بر مقام کوہ ڈلہوزی کہی گئی تھی؛

دل یہ کہتا ہے اسی در پہ رہا دے دھونی
نفس کہتا ہے۔ کہ اٹھ منت میں ہلکان نہ ہو
زندگی ہیچ ہے۔ انسان کی دنیا میں اگر
سینہ میں قلب نہ ہو قلب میں ایمان نہ ہو
میرے مذہب میں اسلام کا دعوای باطل
جب تلک سینہ میں ایمان سے غلیان نہ ہو
آدمی وادیٔ ظلمت میں بھٹکتا مر جائے
رہنمائی کا اگر عرش سے سامان نہ ہو
چھوڑ کر راہ خدا راہِ بتاں پر مت جاء
عقل دی ہے اللہ نے تجھے نادان نہ ہو
رحم کر ظلم نہ ڈھا آہِ غریباں سے ڈر
کام وہ کر کہ جسے کر کے پشیمان نہ ہو
ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو رب ارباب
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو
سر میں ہو جوش جنوں دل میں ہو عشق محبوب
خوف دوزخ نہ ہو پھر خواہش رضوان نہ ہو
اب تو خواہش ہے کہ وہاں جا کے لگائیں ڈیرا
دیکھنے کو بھی جہاں صورت انسان نہ ہو
دل میں اک آگ ہو اور سینہ مرا غم سے تپاں
وائے قسمت اگر اس درد کا درماں نہ ہو
ہوں گنہگار و لے ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض ترے صدقے میری جان نہ ہو

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

نمبر ۶

دو اور نو مسلم

اللہ پاک کے فضل و کرم یہاں تبلیغی کام روز افزوں ترقی پر ہے۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد دو اور اصحاب نے دین اسلام قبول کیا۔ ایک کا نام مسٹر ریلف ٹاٹن ہے۔ یہ صاحب جہاز پر ملازم ہیں اور میڈیم صدیقۃ النساء کے فرزند ارجمند ہیں میڈیم قریباً دس سال سے مسلمان ہے۔ لیکن ریلف عیسائیوں کے زیر اثر تھا۔ تاہم والدہ کی تعلیم و تبلیغ ہمیشہ اسکو اسلام کی طرف کھینچتی رہی کچھ عرصہ سے عاجز کے ساتھ ملاقات تھی اور اس طرح مزید تبلیغ و تحریک کے بعد مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام بشیر رکھا گیا۔ دوسرے صاحب مسٹر جالٹن ہیں۔ جو شہر کنگٹن میں رہتے ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعہ سے داخل اسلام ہوئے۔

حضرت مرشدنا امام سلسلہ احمدیہ کے مضمون مندرجہ اخبار الفضل کی تحریک پر امریکہ میں حفاظت اسلام کی انجمن قایم کیگئی ہے۔ جسکے سکرٹری مسٹر محینی ایڈیٹر عربی اخبار الصراط اور پریذیڈنٹ خاکسار راقم منتخب ہوئے ہیں۔

بعض حالات پیش آمدہ کے ماتحت یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ اس مشن کا مرکز اس ملک میں بجائے نیویارک شکاگو مقرر کیا جائے نیویارک ایکطرف ہے۔ اور شکاگو نسبتاً مرکز میں ہے۔ اس واسطے آئندہ خط و کتابت کیواسطے (تا اطلاع ثانی) پتہ یہ ہوگا۔

Mufti Mahammad Sadiq. C/o. General Delivery. P.O. Chicago Illinois. U.S.A America

تعجب ہے کہ جنگ ختم ہوگیا ہے۔ پھر بھی اس ملک میں گرانی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ آئے دن دودھ والے کا اور دوسرے دوکانداروں کا نوٹس آتا ہے۔ کہ کل سے اشیاء کی قیمت آدھ آنہ یا ایک آنہ فی پونڈ اور بڑھ جائیگی۔

میں نے بعض دوستوں کو اپنے پتے کے چند لفافے دئے کئے تھے۔ مگر اول تو تجربہ سے وہ لفافے بہت کمزور ثابت ہوئے ہیں۔ اتنے دور کے سفر کے لایق نہیں۔ دوئم اب پتہ بھی تبدیل ہوگیا ہے۔ اس واسطے کوئی صاحب وہ لفافے استعمال نہ کریں ؛

یہاں کے اخباروں میں اسلام اور اہل اسلام کے متعلق کثرت سے نہایت ناپاک مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ میں کوشش میں رہتا ہوں۔ کہ ان کے جواب ساتھ ساتھ لکھے جائیں۔ مگر پہلے یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ ایڈیٹران خود متعصب ہونے کے سبب یا اپنے متعصب ناظرین کے ڈر سے میرا مضمون لینے سے مضائقہ کرتے ہیں۔ اس کا اصل علاج تو یہ ہے۔ کہ اپنا ایک ماہوار رسالہ جاری کیا جائے۔ مگر اس کے واسطے کم از کم پہلے سال کے لئے ایک سو ڈالر ماہوار کا خرچ درکار ہے اس ہفتے میں ایک متمول صاحب کی یہاں چڑیا مر گئی۔ جسکا بڑی دھوم دھام سے جنازہ نکالا گیا۔ ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ اور ہزارہا بے شغلے جنازے کے ساتھ قبرستان گئے۔ اس قسم کی مخلوق بھی یہاں موجود ہے ؛

۷ اگست ۱۹۲۰ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ

عجائبات مالا بار۔

اس مضمون میں مالا بار کے عجائبات کا ذکر کیا ہے اور مختصر طور پر یہہ بھی بتایا ہے۔ کہ کس طرح وہاں اسلام آیا۔ کون کون مبلغ اسلام وہاں پہنچے اب اس ملک کی کیا حالت ہے۔ وہاں کے رسوم و رواج کا ذکر کیا ہے۔ ان کے رسوم و رواج کا ذکر محض تفریح طبع کیلئے نہیں کیا گیا بلکہ اس سے یہہ بتایا گیا ہے۔ کہ یہہ رسوم کس طرح سے اسلام کی توہین کا باعث ہوئیں اور انہوں نے احمدیت کو کسطرح نقصان پہنچایا۔ بہت دلچسپ مضمون ہے۔

بظاہر اس امر کی کوئی ضرورت نہیں کہ ظاہر کیا جائے اسلام کی ابتداء ساحل مالابار میں ۲ھ میں ہوئی اور اسکے اصلی اسباب تجاران عراق ہیں۔ اور بڑے مبلغ اسلام امندوں ساحل شیخ شرف ابن مالک اور مالک دین دینار اور انہیں کا ہمشیرہ زادہ حبیب مرحوم تھے۔ اور بڑا شخص جو اس ساحل میں پہلے پہل اسلام میں داخل ہوا وہ کڑنگلور کا راجہ تھا انہی مبلغین کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ۔ علاوہ اسلام کی تبلیغ کے تین مسجدیں ہنوز موجود ہیں۔

بمقام کڑھگور۔ کوئیلم اور ایک مسجد بمقام مرادی جسکو اب ماڑالی بھی کہتے ہیں۔ اور بنام پنگاڑی مشہور ہے۔ یہاں ہندو اور مسلم میں نہایت عمدہ تعلق رہا۔ اور اسلام میں داخل ہونا ہندوؤں کی بڑی عزت کا باعث ہوتا رہا لطیفہ یہ کہ اس وقت اسجگہ مسلمان بادشاہ نہیں تھا بلکہ ہندو راجگان اسلام میں داخل ہونیوالے ہندوؤں کی وہ ہی قدر کرتے تھے۔ جو اصلی مسلمانوں کی یا قدیم مسلمانوں کی۔ ہندو اور مسلم اتحاد میں فساد کا بانی سلطان ٹیپو ہوا اور اسلامی ترقی کے سیلاب میں روک پر تگیزوں نے کی۔ اگر قضاءً یہ دو اسباب پیدا نہ ہوتے تو آج لکدیپ اور مالدیپ کی طرح مالابار بھی ایک اسلامی علاقہ ہوتا عرب یا اسلامی مبلغین کی مساعی جمیلہ کا خشکی ہی پر جلوہ نہیں امندو روت ایک جزیرہ ہے۔ جو لکڈیپ سے اتر کی طرف واقع ہے۔ جسکے مبلغ مرحوم عبید اللہ نامی تھے۔ آج جو قاضی امندروت میں ہے۔ وہ اسی مبلغ کی نسل سے ہیں۔ اور وہ مبلغ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ سخت ترین انقلابات کے باوجود تاہنوز اسی ساحل پر ہندو مسلم ہیں کوئی چھوت چھات نہیں۔ بلکہ عمدہ ملاپ نظر آتا ہے۔ ہاں ہندوؤں کی توجہ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ تو اسکا سبب مسلمان ہیں۔ وہ خود اسلام کے احکام میں تساہل نہیں کرتے بلکہ ہندوانہ رسوم میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مالابار میں شادی کا طریقہ یہہ ہے۔ کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے درخواست کرنے کیلئے انکے گھر پر جاتے ہیں۔ اور وہ انسے وعدہ لیتے ہیں۔ کہ اتنا روپیہ دینا اسقدر آمدنی کا باغ اور دوکان دینا اور خرچ خوراک دولہا مہاراج بذمہ دولہن ہوتا ہے۔ اگر ایفائے شرائط مقررہ میں دیر ہو تو دولہا مہاراج ناراض ہو کر والدین کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور عرصہ تک جب نہیں آتے تو ان کی رضامندی کی بڑی بڑی تیاری ہوتی ہے۔ اور حضور مہاراج اہل اطفال کے خرچہ کے عرفاً بالکل ذمہ دار نہیں اور قضاءً جب صورت فوت ہو جائے تو وہ مہاراج کسی دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اگر اتفاقاً اولاد ہو تو وہ ماموں صاحب کے ذمہ ہے۔ اور اولاد بالخصوص نرینہ اولاد کو کوئی جائیداد جدی پدری نہیں ملتی۔ دراصل ہوتی ہی نہیں۔ اسیوجہ سے کوئی شخص اولاد کی تجہیز کا کوئی انتظام نہیں کر سکتا چونکہ مرد عورت کے گھر رہتا ہے اس واسطے اس ملک میں النساء قوامون علے الرجال پر عمل ہے۔ دولہا جی کہیں تہوار میں کچھ قدر ناچیز اور شکر اور قدرے پان چھالیہ لاتے ہیں وغیرہ۔ ایک گھر میں مثلاً چار لڑکیاں ہیں۔ تو چار دولہے تشریف لائے جب تک کچھ ہے کھاتے رہے۔ افلاس کی رونمائی ہوئی میاں چلتے بنے۔ جائیداد کا وارث حقیقی کون ہے۔ کوئی نہیں تباہی کا ذمہ دار بھی کوئی نہیں۔

کیا اس نکاح کو اسلامی نکاح کہا جائیگا؟ اسلام تمام اخراجات کا ذمہ دار گردانتا ہے اور یہاں سب مصائب ضعف ضعیف پر ہیں۔ قرآن علے الموالود لہ رزقھن وکسوتھن فرماتا ہے۔ مگر یہاں مہاراج صرف بیرج داتا کا منصب لیکر باقی ذمہ داریوں سے بالکل فارغ ہیں۔ بلکہ مہاراج خود شکایت فرما رہے ہیں کہ مقرر ہر دا نہیں ہوا۔ نفقہ میں کمی ہوئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دراصل یہہ لوگ خود ہندو مذہب کے اثر سے متاثر ہو گئے ہیں۔ صرف مسلم عورتوں میں پردہ کا رواج ہے۔ جو ہندوؤں میں بالکل موجود نہیں ہندوؤں میں پردہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ ہندو عورتوں نے بدن پر سوائے ایک ستر عورت کے کوئی کپڑا ہی نہیں خواہ وہ عورت کسی عمر کی ہو بالکل بے پردہ ہے۔ برہنہ بدن پھر رہی ہے۔ میری مراد اسجگہ ستر عورت سے اسجگہ ناف سے گھٹنہ یا گھٹنہ مراد ہے۔ وہ نہیں جو اسلام نے عورت کیلئے ستر عورت فرمایا ہے۔ باقی ہندو مسلم میں کوئی تمیز نہیں۔ ہندو مسلم سب داہر ٹی چوٹی والا ہندو کے سر پر بال موجود ہیں۔ اور مسلم سر منڈے

- - - - مسلم کی اور نشانی بھی ہے۔ وہ ٹوپی یعنی مسلم کے سر پر ٹوپی ہے ہندو کے سر پر ٹوپی نے سر پر چوٹی۔ اگر اتفاقاً کسی ہندو کے سر پر ٹوپی رکھ دی جائے۔ تو مسلم کا متاثر خیال کیا جائیگا۔ ہندوؤں میں ایک اور طریقہ بھی ہے۔ یعنی ایک شخص ہندو اپنی عورت کو گھر میں چھوڑ کر کسی ضرورت

کے لئے بازار جائے تو واپسی پر اسکی عورت ممکن ہے۔ گھر میں نہ ہو یعنی کسی دوسرے شخص کے پاس چلی گئی ہو تو ہندو صاحب کو کوئی حق نہیں۔ کہ اعتراض کرے۔ بیوی کی مرضی چاہے عمر بھر نہ آئے یہ بھی اسیطرح کسی اور کی عورت لائیگا۔ اسی رواج سے قاضی کنجروٹ نے متاثر ہو کر ایک احمدی کی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھ دیا۔ اور عورت کو سکھلا دیا کہ کہدو کہ میں قادیانی کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ چنانچہ احمدی نے جب تھانیدار کو رپورٹ کی کہ مجھ پر یہ ظلم ہوا ہے۔ تو مقامی افسر نے موقعہ پر جا کر کے دریافت کیا تو اتفاقاً قاضی وغیرہ بھی وہاں ہی موجود تھے۔ سب نے بالاتفاق بمع اس عورت کے اقرار کیا کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اور ہمکو طلاق وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو نہ گیا وَبَس۔ اور عورت نے یہی اقرار کیا کہ میری مرضی بھی نہیں چاہتی پہلے خاوند کو۔ قاضی صاحب کی اسلامی احکام سے اسیقدر واقفی نہیں بلکہ اور بھی ہے۔ اسی احمدی کی ایک ہمشیرہ ہے۔ سال گذشتہ میں اس نے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کی۔ آج ایک سال کے بعد پھر قاضی صاحب نے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے پڑھا ہے۔ فلا تحل لہٗ حتّٰی تنکح زوجاً غیرہٗ ط۔ جو ایک اسلامی سزا ہے۔ اور منطوق بالنص الصریح فی القرآن موجود ہے۔ اور اسلام باوجودیکہ کتنے ہی فرقوں میں متفرق ہوا ہے۔ مگر اغلباً کوئی فرقہ اتنی صریح النص کے خلاف عمل نہیں کرتا۔ یہ ہے اسلام کی حالت نازک۔ صدق اللہ۔ کمثل الحمار یحمل اسفارا ط بئس مثل القوم الذین کذبوا بآیٰت اللہ ط واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین۔ یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ط ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ ط وان یسلبھم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ط ضعف الطالب والمطلوب ط ما قدروا اللہ حق قدرہ ط ان اللہ لقوی عزیز ط۔ اور ہندو صاحبان کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں۔

۲۵۸

خدا کا بیٹا ہونیکے کیا معنی ہیں؟

Digitized by Khilafat Library

انجیل شریفوں میں بہت جگہ پر حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اور نیز حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کو اپنا باپ کہا ہے۔ جس طرح یوحنا کی انجیل کے باب اول کی آیت ۱۴ میں (دیکھو صفحہ رسالہ ہذا) یا جس طرح اسی انجیل کے باب ۵۔ آیت ۲۶ میں (دیکھو رسالہ ہذا صفحہ) وغیرہ وغیرہ پس اس کے معنی سمجھنا ضرور ہیں جو یہ ہیں۔ کہ تمام کتب مقدسہ سابقہ یعنی توریت شریف زبور شریف اور نیز انجیل شریف میں۔ خدائے تعالیٰ کو نہ فقط حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ بلکہ انسانوں خصوصاً اچھے انسانوں کا باپ اور انسانوں خصوصاً اچھے انسانوں کو خدائے تعالےٰ کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اس کی چند مثالیں یہہ ہیں ؛

۱۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اسکا باپ ہونگا۔) تواریخ باب ۲۲۔ آیت ۱۱)

۲۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (مگر تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو۔ اور بغیر ناامید ہوئے قرض دو۔ تو تمہارا اجر بڑا ہوگا۔ اور تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھیرو گے۔ کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے۔ جیسا تمہارا باپ رحیم ہے۔ تم بھی رحم دل ہو)۔ (لوقا باب ۶۔ آیت ۳۵۔ ۳۶)

۳۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (اور تم اس کی تلاش میں نہ رہو۔ کہ کیا کھائیں گے۔ اور کیا پئیں گے اور نہ شاکی بنو۔ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں دنیا کی قومیں رہتی ہیں۔ اور تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم ان کے محتاج ہو۔ اے چھوٹے گلے نہ ڈر۔ کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہت دی۔ (لوقا باب ۱۲۔ آیت ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۲)

۴۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت ارشاد فرماتے ہیں۔ (تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی سو بھیڑیں ہوں۔ اور ان میں سے ایک بھٹک جائے۔ تو وہ کیا ۹۹ چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جاکر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈے گا؟ اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ ان ۹۹ کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کریگا اسی طرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے۔ یہ مرضی نہیں کہ ان چھوٹوں میں ایک بھی ہلاک ہو۔ (متی باب ۱۸۔ آیت ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴)

۵۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ (اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے۔ جو آسمانی ہے۔ (متی باب ۲۳۔ آیت ۹)

۶۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دعا مانگتے ہو اور تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے معاف کرو۔ تاکہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف کرے ؛ مرقس باب ۱۱۔ آیت ۲۵)

۷۔ حضرت عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے۔ تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے (متی باب ۶ آیت اول)

۸۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نصیحت فرماتے ہیں۔ (لیکن میں تم سے یہہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے۔ بیٹے ٹھیرو۔ (متی باب ۵۔ آیت ۴۴۔ ۴۵)

پس چاہیئے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (متی باب ۵ آیت ۴۸)

۹۔ (جب روئے زمین پر آدمی بہت ہونے لگے۔ اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں الخ)۔

(پیدائش باب ۶۔ آیت ۱ و ۲)

۱۰۔ (اور خداوند نے موسٰی سے کہا کہ جب تو مصر میں داخل ہو تو دیکھ سب معجزے جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ فرعون کے آگے دکھلائیو لیکن میں اس کے دل کو سخت کروں گا۔ کہ وہ ان لوگوں کو جانے نہ دے گا۔ تب تو فرعون کو یہ کہیو۔ کہ خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے۔ (خروج باب ۴۔ آیت ۲۱۔ ۲۲)

۱۱۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ (وہ روتے ہوئے آئیں گے۔ اور انہیں منت کرتے ہوئے لے چلوں گا۔ میں پانیوں کی نہروں کے کناروں پر ایک برابر راہ

سے جس میں وہ ٹھوکر نہ کھائیں گے انہیں لے چلوں گا۔ کیونکہ اسرائیل کا باپ ہوں۔ اور ابراہیم میرا پہلوٹا بیٹا ہے (یرمیاہ۔ باب ۲۱۔ آیت ۹)

۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت نامہ کے سلسلہ میں ہے اور وہ انوشن کا۔ اور وہ شیث کا۔ اور وہ آدم کا اور وہ خداوند کا۔ (لوقا باب ۳۔ آیت ۳۸)

۱۳ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ فقط اپنے تئیں بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی خدا کے بیٹے کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں:

یسوع نے اس سے کہا۔ مجھے نہ چھو۔ کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا۔ لیکن میرے بھائیوں کے پاس جاکر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔ (یوحنا باب ۲۰۔ آیت ۱۷)

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے تعالیٰ کو (اصلی باپ نہیں) بلکہ آسمانی باپ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے:

اس نے جواب میں کہا۔ کہ جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا جڑ سے اکھاڑا جائیگا۔ (متی باب ۱۵۔ آیت ۱۳)

پس جب تم بڑے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینی چاہتے ہو۔ تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا۔ (لوقا باب ۱۱۔ آیت ۱۳)

۱۵۔ خدا کو باپ کہنا ایک اصطلاحی جملہ ہے:

لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا۔ اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی انہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ (یوحنا۔ باب اوّل۔ آیت ۱۲)

یسوع نے ان سے کہا۔ کہ اس جہان کے فرزندوں میں تو بیاہ شادی ہوتی ہے لیکن جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے۔ کہ اس جہان کو حاصل کریں اور مُردوں میں سے جی اٹھیں۔ ان میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پھر وہ مرنے کے بھی نہیں۔ اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہونگے۔ اور قیامت کے فرزند ہوکر خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ (لوقا باب ۲۰۔ آیت ۳۴-۳۵-۳۶)

۱۶۔ انجیل شریف میں نہ صرف خدائے تعالیٰ کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے بلکہ شیطان کو بھی:

تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے۔؟ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو۔ اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے۔ الخ (یوحنا۔ باب ۸۔ آیت ۴۳-۴۴)

۴
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا (یعنی نبی) کہنا

جو تمہیں قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے (متی باب ۱۰۔ آیت ۴۰)

لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا۔ اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی انہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ (یوحنا۔ باب اوّل۔ آیت ۱۲)

یسوع نے ان سے کہا۔ کہ اس جہان کے فرزندوں میں تو بیاہ شادی ہوتی ہے لیکن جو لوگ اس لائق ٹھہریں گے۔ کہ اس جہان کو حاصل کریں اور مُردوں میں سے جی اٹھیں۔ ان میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ پھر وہ مرنے کے بھی نہیں۔ اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہونگے۔ اور قیامت کے فرزند ہوکر خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ (لوقا باب ۲۰۔ آیت ۳۴-۳۵-۳۶)

۱۶۔ انجیل شریف میں نہ صرف خدائے تعالیٰ کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے بلکہ شیطان کو بھی:

تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے۔؟ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو۔ اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے۔ الخ (یوحنا۔ باب ۸۔ آیت ۴۳-۴۴)

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ (یوحنا باب ۵۔ آیت ۲۴)

میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں۔ عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ (یوحنا۔ باب ۵ آیت ۳۰)

یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔ خدا کا کام یہ ہے۔ کہ جسے اس نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ (یوحنا۔ باب ۶ آیت ۲۹)

مجھے تمہاری نسبت بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے۔ (یوحنا۔ باب ۸۔ آیت ۲۶)

جو تمہاری سنتا ہے۔ وہ میری سنتا ہے اور جو تمہیں نہیں مانتا وہ مجھے نہیں مانتا۔ اور جو مجھے نہیں مانتا وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں مانتا۔ (لوقا باب ۱۰۔ آیت ۱۶)

اور بہت ایسی آیتیں ہیں۔ جن میں حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا فرمایا ہے:

ارزانی اشیاء

(نیویارک ۲۴۔ ستمبر) ممتاز تاجروں کا خیال ہے۔ کہ فورڈ کمپنی کے موٹروں کی قیمت میں کمی کر دینے اور فرینکلن کمپنی کی تقلید سے صرف موٹروں کے کاروبار پر ہی نہیں بلکہ دیگر صنعتی کاروبار پر بھی زبردست اثر پڑیگا۔ بہت سی کمپنیوں نے تو اشیاء کی قیمت میں تخفیف کا اعلان کر بھی دیا ہے۔

(لیجر کی تار) ارزانی اشیاء کے ضمن میں یہ بھی امید کی جارہی ہے کہ کپڑوں۔ جوتوں اور اجناس خوردنی کی قیمتوں میں بھی عنقریب تخفیف ہونیوالی ہے۔ کپڑے کی بہت سی کمپنیاں تو ۲۵ فیصدی قیمتیں کم کر بھی چکی ہیں۔ ارزانی کی تحریک ملک بھر میں عام ہو

---

(۱) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ یعنی خدائے تعالیٰ ۳ یعنی کلام خدا کو یا خود خدا کو اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں:

(۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:)

۵ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

۶ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حواریوں سے کہتے ہیں: